۱۶

ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اعمال کی خوبصورتی ضروری ہے

(فرمودہ ۲۱۔ جون ۱۹۲۹ء بمقام سرینگر۔ کشمیر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے ایک ایسی ذمہ داری عائد کی ہے جو اپنے اندر بہت سی نوعیتیں رکھتی ہے اور جس کی بہت بڑی طاقت ہے۔ جس طرح ایک درخت کی پہلے جڑھ ہوتی ہے پھر شاخیں اور اس میں شبہ نہیں کہ جب تک جڑھ مضبوط نہ ہو اُس وقت تک درخت پوری غذا لے کر بڑھ نہیں سکتا اور جب تک بڑھے نہیں اُس وقت تک شاخیں اور پتے بھی نہیں نکال سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خوبصورتی اور نفع شاخوں میں ہی ہے ایک نہایت خوبصورت درخت کی شاخیں کاٹ ڈالو تو کوئی بھی اسے دیکھ کر خوش نہ ہوگا۔ یوں تو عام چیزیں اچھی ہی ہوتی ہیں لیکن بعض وہ ہوتی ہیں جو اپنی طرف نظر کو کھینچتی ہیں۔ ایک خوبصورت، سرسبز گھنے پتوں والا درخت انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن اگر اس کی ٹہنیاں کاٹ ڈالیں تو وہی بدصورت ہو جائے گا اور کسی کو بھی اپنی طرف نہ کھینچے گا۔

دین میں جڑھ ایمان ہے جب کسی انسان کو ایک خدا کا جو کہ تمام صفات سے متصف ہے پتہ لگ جاتا ہے تو وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہو جاتا ہے اور توحید کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اس توحید کی تعلیم زمانہ کے نبی کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

مگر باوجود ایمان کی تجلّی کے انسان میں خوبصورتی نہیں آتی جب تک اعمال صالحہ کی سبز ٹہنیاں اور پتے اسے نہ لگیں اور جب تک ان پتوں اور شاخوں کے ذریعہ خوبصورتی نہ پیدا ہو

اُس وقت تک لوگ اُس کی طرف رجوع بھی نہیں کرتے۔ جڑھ خواہ کیسی ہی مضبوط کیوں نہ ہو مگر شاخوں کے بغیر ایک درخت درخت نہ کہلائے گا۔ برخلاف اس کے ایک چھوٹا سا درخت جس کی ایک جڑھ ہو اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق شاخیں بھی رکھتا ہو تو لوگ اُسے درخت کہیں گے اور گذرنے والے اُس کی طرف مسرّت کی نظر بھی ڈالیں گے۔ اسی طرح وہ شخص جو ایمان کے لحاظ سے پختہ ہو خوبصورتی اُسی وقت اُسے حاصل ہوگی جبکہ اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ کی شاخیں اور پتّے اُسے لگیں گے۔ اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ صرف رحم کا نام نہیں کہ ایک شخص ہر وقت رحم سے کام لیتا ہے تو اُسے صالح کہا جائے نہ ہی اعمالِ صالحہ صرف ذکر اللہ کا نام ہے۔ اس کی مثال ایسے درخت کی ہوتی ہے جو صرف ایک دو شاخیں رکھتا ہو۔ ایسے درخت کو لوگ کبھی خوبصورت نہ کہیں گے اور نہ اس کے سایہ کے نیچے آ کر بیٹھنے کی کوشش کریں گے۔ اس ملک کا نہایت سایہ دار درخت چنار ہے۔ اب اگر اس درخت کی تمام شاخیں کاٹ دی جائیں تو کون اس کی طرف رجوع کرے گا اور کون اس کے سایہ کے نیچے بیٹھنے کی خواہش رکھے گا۔ اس کے مقابل پر گلاب کے ایک چھوٹے سے پودہ کو لیں لوگ اس کی خوبصورتی سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

پس گو ایمان اور یقین نہایت ضروری اور پہلی چیز ہے لیکن جب تک کوئی شخص اعمال کی گوناگوں باتیں حاصل نہیں کرتا تب تک لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے اور نفع پہنچانے کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے باوجودیکہ بعض لوگ اپنے ایمان میں کامل ہوتے ہیں مگر اعمال سے خالی ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص جو کہ اعمال کی کمزوری کی وجہ سے نافع الناس نہ ہو اور کسی کے کام نہ آنے والا ہو جس جگہ بھی رہتا ہو اس کے محلّہ کے لوگ بجائے اس کے کہ اُس کی طرف رجوع کریں اُسے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ وجہ یہ کہ اُس کے ایمان کی جڑھ کے ساتھ اعمال کی شاخیں نہ ہونگی۔ پس خالی جڑھ کی طرف توجہ کرنا کافی نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شاخیں بغیر جڑھ کے نہ پیدا ہو سکتی ہیں نہ قائم رہ سکتی ہیں لیکن اعمال کا ہونا ضروری ہے۔

اعمال کے نقص کی وجہ سے انسان بجائے نفع رساں ہونے کے مضرّت رساں ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو چغلی کی عادت ہوتی ہے جس سے وہ لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے باوجودیکہ اس کے اندر ایمان کی خوبی موجود ہوتی ہے۔ یا مثلاً بعض کو دوسروں کی تحقیر کرنے کی عادت ہوتی ہے خواہ

ایسا شخص رحم اور احسان بھی کرے مگر ایسے طریق سے کرے کہ احسان کے ساتھ دوسرے شخص کی تحقیر بھی ہو جائے مثلاً ایسا شخص جب کسی فقیر کو کبھی دیگا تو پیسہ وغیرہ تحقیر کے ساتھ پھینک کر دے گا تو بسا اوقات ایک شخص احسان کرتے ہوئے ساتھ ہی دوسرے کی تحقیر بھی کر دیتا ہے مگر کوئی خوددار شخص عزت برباد کرنا نہیں چاہتا۔

پس صحیح طریق یہ ہے کہ انسان ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ حاصل کرنے کی کوشش کرے اور جس قدر کسی کی طاقت ہو اس قدر کرے۔ اس سے وہ اپنی حالت میں ایک پورا درخت ہو جائے گا جو کم و بیش دوسروں کے لئے فائدہ کا موجب ہوگا۔ اس کے اندر حُسنِ سلوک کی عادت ہو' احسان کرنے کا مادہ ہو' لوگوں کی مدد کرنے اور بھلائی کرنے کی عادت ہو الغرض تمام قسم کی نیکیاں کم و بیش اس کے اندر ہوں اور عیوب کو اپنے اندر سے دور کر دے پھر جو کمیاں رہ جائیں گی ان کی لوگ پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن ہر قسم کی نیکیاں انسان کے اندر ضرور ہونی چاہئیں تب ہی اس کے اندر سرسبز درخت والی خوبصورتی پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اعمال کی خوبصورتی عطا فرما کر ایک سرسبز خوبصورت اور نفع رساں درخت بنائے۔ آمین

(الفضل ۹۔ جولائی ۱۹۲۹ء)